احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 3۔اپریل 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 3/اپریل 2013ء 21جمادی الاول 1434 ہجری 3شہادت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 75

خوش خلقی اور ہمدردی

سرولیم میور(Sir William Muir)رسول کریمؐ کے متعلق لکھتا ہے کہ:

’’ایک اہم خوبی وہ خوش خلقی اوروہ خیال تھا جو آپ اپنے معمولی سے معمولی پیروکار کا رکھا کرتے۔ حیا، شفقت، صبر، سخاوت، عاجزی آپ کے اخلاق کے نمایاں پہلو تھے اوران کے باعث آپ اپنے ماحول میں ہر شخص کو اپنا گرویدہ کر لیتے۔ انکار کرنا آپ کو ناپسند تھا۔ اگر کسی سوالی کی فریاد پوری نہ کر پاتے تو خاموش رہنے کو ترجیح دیتے۔ کبھی یہ نہیں سنا کہ آپ نے کسی کی دعوت ردّ کی ہو خواہ وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو اور کبھی یہ نہیں ہوا کہ آپ نے کسی کا پیش کیا ہوا تحفہ رد کر دیا ہو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ آپ کی ایک نرالی خوبی یہ تھی کہ آپ کی محفل میں موجود ہر شخص کو یہ خیال ہوتا کہ وہی اہم ترین مہمان ہے۔

(The Life of Mahomet by William Muir, Vol. IV, London: Smith, Elder and Co., 65 Cornhill, 1861, pp.305-307)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول کریم ﷺ ہلکے پھلکے انداز میں مذاق کے رنگ میں تربیتی امور کی طرف توجہ دلا کر نصیحت فرما دیتے تھے۔ حضرت خوات بن جُبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں میں نے رسول کریمؐ کے ساتھ مرالظہر ان میں پڑاؤ کیا۔ اپنے خیمہ سے نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ عورتیں ایک طرف بیٹھی باتیں کررہی ہیں۔ میں خیمہ میں واپس آیا اور اپنی ریشمی پوشاک پہن کر ان عورتوں کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔ دریں اثناء رسول اللہؐ اپنے خیمہ سے باہر تشریف لائے۔ مجھے دیکھا تو فرمانے لگے اے ابوعبداللہ! تم ان عورتوں کے قریب آ کر کیوں بیٹھے ہو؟ میں نے رسولؐ اللہ کے رعب سے ڈر کر جلدی میں یہ عذر گھڑ لیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! میرا اونٹ آوارہ سا ہے، اسے باندھنے کو رسی ڈھونڈتا ہوں۔ رسول کریمؐ نے اپنی چادر اوپر لی اور درختوں کے جھنڈ میں قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ وضو فرما کر واپس آئے تو مجھے چھیڑتے ہوئے فرمانے لگے۔ ابوعبداللہ! تمہارے اونٹ کی آوارگی کا کیا حال ہے؟ خوات دل ہی دل میں سخت نادم تھے۔ وہ کہتے ہیں ہم نے وہاں سے کوچ کیا رسول کریمؐ ہر پڑاؤ پر مجھے دیکھتے ہی فرماتے۔ ’’السلام علیکم۔ اے ابوعبداللہ تمہارے اونٹ کی آوارگی کا کیا حال ہے؟‘‘ خیر خدا خدا کر کے مدینہ پہنچے۔ اب میں رسول کریمؐ سے آنکھیں بچانے لگا اور رسولؐ اللہ کی مجالس سے بھی کنی کترا جاتا۔ جب کچھ عرصہ گزر گیا تو ایک روز میں نے مسجد میں تنہائی کا ایک وقت تلاش کر لیا اور نماز پڑھنے لگا۔ اتنے میں رسول کریمؐ اپنے گھر سے مسجد میں تشریف لائے اور آ کر نماز پڑھنے لگے۔ آپؐ نے دو رکعت نماز مختصر سی پڑھی اور انتظار میں بیٹھ رہے۔ میں نے نماز لمبی کر دی کہ شاید رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے جائیں۔ آپؐ نے یہ بھانپ کر فرمایا۔ اے ابوعبداللہ! نماز جتنی مرضی لمبی کرلو۔ میں بھی آج تمہارے سلام پھیرنے سے پہلے نہیں اٹھوں گا۔ میں نے دل میں سوچا کہ خدا کی قسم! اب تو مجھے رسول اللہؐ سے معذرت کر کے بہرحال آپؐ کو راضی کرنا ہوگا۔ جونہی میں نے سلام پھیرا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ السلام علیکم اے ابوعبداللہ تمہارے اونٹ کی آوارگی اب کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں میرا اونٹ کبھی نہیں بھاگا۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے۔ آپؐ نے دو یا تین مرتبہ یہ دعا دی۔ اس کے بعد آپؐ نے میرے ساتھ کبھی یہ مذاق نہیں فرمایا۔ (معجم الکبیر للطبرانی جلد 4 ص 243)

رسولؐ اللہ کی خوش مزاجی کے بارہ میں ایک دلچسپ روایت جریر بن عبداللہ البجلی کی ہے۔ جو بجیلہ قبیلہ کا وفد لے کر آخری زمانہ 10ھ میں مدینہ آئے اور اسلام قبول کیا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ قبول اسلام کے بعد کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسولؐ اللہ نے مجھے دیکھا ہو اور مسکرائے نہ ہوں۔ انہوں نے رسولؐ اللہ کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا۔ رسولؐ اللہ نے ان کے سینے میں ہاتھ مارا اور دعا کی۔ جس کے بعد جریرؓ کبھی گھوڑے سے نہیں گرے۔

(بخاری کتاب الادب باب التبسم والضحک)

خطبہ جمعہ 5 بجے نشر ہوگا

لندن میں وقت کی تبدیلی کی وجہ سے مورخہ 5۔اپریل 2013ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ لندن سے براہ راست پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر پانچ بجے نشر ہوا کرے گا۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے)

نتیجہ سالانہ کارکردگی

لجنہ اماء اللہ پاکستان 2012ء

مجالس:۔ لجنہ اماء اللہ پاکستان میں سال 2012ء میں حسن کارکردگی کی بنا پر مندرجہ ذیل مجالس نے خدا کے فضل سے پوزیشن حاصل کی۔

علم انعامی کی حقدار لجنہ اماء اللہ ربوہ قرار پائی

A گریڈ:۔ بیت التوحید لاہور، دارالذکر لاہور، بیت النور لاہور، دارالذکر فیصل آباد، دارالفضل فیصل آباد۔

B گریڈ:۔ بیت العطاء راولپنڈی، ایوان توحید راولپنڈی، گلشن جامی کراچی، ماڈل کالونی کراچی، گلشن اقبال شرقی کراچی، محمود آباد کراچی، اسلام آباد شہر، گلشن اقبال غربی کراچی، گلستان جوہر شمالی کراچی، شیخوپورہ شہر۔

نتیجہ اضلاع:۔ لجنہ اماء اللہ پاکستان کے تحت سال 2012ء میں حسن کارکردگی کی بنا پر خدا کے فضل سے مندرجہ ذیل اضلاع پوزیشن کے حقدار قرار پائے۔

A ون گریڈ:۔ لاہور، کراچی، شیخوپورہ، سیالکوٹ، فیصل آباد، سرگودھا

A گریڈ:۔ میرپور خاص، عمر کوٹ، جھنگ نمبر 2، حیدرآباد، اوکاڑہ، تھرپارکر، پشاور، چکوال خوشاب، منڈی بہاؤالدین، اسلام آباد

(صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان)

مشعل راہ

لین دین کے معاملات میں قول سدید ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 15 نومبر 1985ء کے خطبہ جمعہ میں سورہ احزاب کی آیت 72'71 کی تلاوت کے بعد فرماتے ہیں۔

لین دین کے معاملات میں بھی یہی کیفیت پائی جاتی ہے۔ لین دین کے اکثر معاملات میں خرابیوں کی جڑ ٹیڑھی بات ہے۔ جب دو آدمی مل کر ایک بات کرتے ہیں یا لین دین کا کوئی معاملہ کرتے ہیں تو شروع میں ہی ٹیڑھی باتیں ہوتی ہیں اور ملمع کاری کی حرکتیں ہوتی ہیں جو آئندہ خرابیوں کی بنیاد ڈال دیتی ہیں اور جب معاملہ حد سے بڑھ جاتا ہے تو پھر ایسے ہی مطالبے دونوں طرف سے شروع ہو جاتے ہیں کہ اب اس کو کاٹو اور پھینکو۔ کہتے ہیں یہ اچھا احمدی معاشرہ ہے جس میں اس قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ بسا اوقات خرابی دونوں طرف پائی جاتی ہے صرف ایک طرف نہیں ہوتی۔ ایک شخص دھوکا دے کر لالچ دیتا ہے اور دوسرا عمداً سمجھتے ہوئے کہ یہ طریق کار.......... جائز نہیں ہے اس لالچ کو قبول کر لیتا ہے۔ چنانچہ لین دین کے بہت سے ایسے معاملات ہیں جن میں دونوں طرف ایسی خرابیاں موجود ہیں۔ ایک فریق اپنے آپ کو کلیتہً معصوم سمجھ رہا ہے حالانکہ یہ درست نہیں ہوتا۔

مثلاً کئی معاملات ہیں۔ ایک مثال میں کھول کر آپ کو بتاتا ہوں کہ ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے کہ میرے ساتھ تجارت کرو میں تمہیں پچیس فیصد یا چالیس فیصد سالانہ منافع دوں گا۔ اب ظاہر ہے کہ چالیس فیصد سالانہ دینا اور اس کا نام منافع رکھنا دھوکے کے سوا کچھ نہیں ہے جب Fixed profit ہو یعنی نفع معین ہو گیا تو اس کو نفع کہنے کا تو حق ہی کوئی باقی نہیں رہتا۔ اس کو تو.......... اصطلاح میں سود کہا جاتا ہے۔ جب مدت معین ہو گئی، نقصان کا کوئی احتمال باقی نہیں چھوڑا، رقم معین ہو گئی اور منافع نام رکھ دیا تو اب کوئی دوسرا آدمی جان کر بھولا بن جائے اور منافع کہہ کر اس کو قبول کر لے اور بعد میں مقدمے لے کر جماعت کے پاس آئے کہ جی مجھ سے تو بڑا دھوکا ہو گیا ہے، وہ تو بڑا شریف آدمی بنتا تھا اور اس طرح میرا منافع کھا گیا ہے، ایسی صورت میں شکایت لے کر آنے والا تقویٰ سے کام نہیں لے رہا ہوتا، اس کو سوچنا چاہئے کہ تم نے منافع مقرر کیا اور سود خوری کی خاطر ایک بہانہ ڈھونڈا تھا اور تمہاری اس بدی سے اس نے فائدہ اٹھایا۔ اگر تمہارے اندر تقویٰ ہوتا تو تم اسی وقت سمجھ جاتے کہ یہ معاملہ غلط ہے تم کہتے کہ یہ سود ہے میں ہرگز یہ کام کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگر منافع ہوتا ہے تو منافع ہوگا اگر نقصان ہوتا ہے تو نقصان ہوگا، میں ایسے ذرائع اختیار کروں گا کہ میرا روپیہ تمہارے پاس محفوظ رہے۔ اب یہ چیز کہ ذرائع کو محفوظ کرنا اور عقل سے کام لینا اور ایسی ضمانتیں طلب کرنا کہ روپیہ نقصان میں نہ جائے یہ صورت تب ہی پیدا ہو سکتی ہے اگر انسانی نفس دھوکا نہ دے۔ مگر 25 فیصدی یا 40 فیصدی کی لالچ آدمی کو ایسا مغلوب کر دیتی ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر یہاں میں نے سودا بازی کی تو یہ پھر مجھے چھوڑ دے گا، یہ کسی اور کے پاس چلا جائے گا۔ اس لئے شروع میں ہی عملاً وہ خود اپنے نقصان کے اقدامات کر لیتا ہے اور اس بات کی ہمت نہیں پاتا کہ اس سے کھل کر ضمانتیں طلب کرے۔ چنانچہ جب یہ معاملہ آگے بڑھتا ہے تو چونکہ آغاز ہی بدی سے ہوتا ہے اس لئے لازماً اس معاملہ نے بدی پر منتج ہونا ہوتا ہے۔ اور جب ایسا ہو جاتا ہے تو پھر دونوں فریق جماعت سے اپنے حق میں فیصلے چاہتے ہیں۔ اور اگر کسی کے حق میں فیصلہ نہ ہو تو وہ کہتا ہے کہ دیکھو یہ انصاف ہے غرض ہر وہ معاملہ جو قضاء میں پہنچتا ہے اس کی آپ چھان بین کریں گے اس کی تہہ تک اتریں گے تو وہاں آپ کو قول سدید سے ہٹنا دکھائی دے گا۔ ظاہر ہے جب کسی کا پہلا قدم قول سدید سے ہٹ جاتا ہے تو معاملہ کا رخ بدل جاتا ہے اور مقصد گندا ہو جاتا ہے اس لئے اس کے اچھے نتائج کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا پس لین دین کے معاملات میں بھی قول سدید ضروری ہے۔ ایسے معاملہ کی چھان بین کر لینی چاہئے۔

(روزنامہ الفضل 18 مئی 2004ء)

مکرم لطف الاسلام صاحب سیکرٹری دعوۃ الی اللہ

واٹفورڈ، یو کے میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس

واٹفورڈ (Watford) لندن کے شمال مغربی حصہ میں آباد ایک قصبہ ہے جہاں جماعت احمدیہ کے ڈیڑھ سو نفوس آباد ہیں۔ یہاں چند سال قبل ہی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کو ایک مشن ہاؤس خریدنے کی توفیق ملی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے جماعت واٹفورڈ دعوت الیٰ اللہ کی مساعی میں سارا سال پروگرام منعقد کرتی رہتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق گھر گھر لیف لیٹ (Leaf let) پہنچانے کا کام اب تیسرے سال میں بھی جاری ہے۔ تقریباً ساٹھ ہزار لیف لیٹ تقسیم کیا جا چکا ہے۔

پچھلے سال امریکہ میں بنائی جانے والی توہین آمیز فلم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی رہنمائی میں ساری جماعت ہی ناموس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں صف بستہ ہو گئی ہے۔

اس سلسلہ میں واٹفورڈ جماعت نے بھی جنوری میں قصبہ کے شاپنگ سنٹر میں ایک نمائش لگائی۔ اس نمائش میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر دلآویز پوسٹر اور اشتہارات پیش کئے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق سیرت النبیؐ کی کتاب ''Life of Muhammad'' کے نسخے تقسیم کئے گئے۔ یہ کتاب حضرت مصلح موعود کے دیباچہ تفسیر القرآن میں سیرت النبیؐ کے مضمون کا انگریزی ترجمہ ہے۔

ہفتہ 26 جنوری جو کہ شاپنگ سنٹر کا ایک مصروف ترین دن ہوتا ہے، خدام نے صبح سویرے ہی نمائش کا انتظام مکمل کر لیا۔ سارا دن خدام و انصار نے کتب لیف لیٹس کی تقسیم میں گزارا۔ کئی لوگ پوسٹرز پر موجود احادیث اور دیگر تحریرات پڑھ کر ہمارے پاس آئے اور حیرت کا اظہار کرتے کہ بانی اسلامؐ کی تعلیمات کیسی پُر امن اور اثر انگیز ہیں۔

دراصل یہ نمائش ہماری سیرت کانفرنس کی تیاریوں کا آغاز تھا۔ اس روز تقریباً پچاس افراد کو کتب دی گئیں۔ جن میں سے بیس افراد کو کانفرنس میں شمولیت کے دعوت نامے بھی دیئے گئے۔

سیرت کانفرنس کے لئے دس فروری کا دن مقرر تھا۔ مشن ہاؤس میں جگہ محدود ہونے کے باعث نزدیکی ہال میں بندوبست کیا گیا۔ بذریعہ خطوط، ای میل اور ذاتی روابط لوگوں کو دعوت دینے کا آغاز تو کچھ ہفتوں پہلے ہو گیا تھا۔ ہمیں مقامی میئر صاحبہ سے بھی ملاقات کا موقع ملا اور ان کو جماعتی کتب اور دعوت نامہ دیا گیا۔ انہوں نے آنے کا وعدہ کیا لیکن ناسازئ طبع کی وجہ سے نہ آسکیں۔ کانفرنس کے لئے ایک بڑے ہال میں خدام نے انتظامات کئے تھے اور پردہ لگا کر خواتین کے لئے ہال ہی میں الگ انتظام کیا تھا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد ناصرات نے قصیدہ اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

مکرم محمد رفیع الدین صاحب صدر جماعت واٹفورڈ نے افتتاحیہ کلمات میں جماعت کا تعارف پیش کیا اور رسول کریمؐ کی محبت پر مختصراً روشنی ڈالی اور صحابہ کی قربانیوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد رانا مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ نے خطاب کیا۔ آپ کی تقریر کا موضوع ''محمدؐ۔ امن کے پیامبر'' تھا۔

تقریر کے بعد حاضرین سے سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔ آخر میں مکرم ریجنل امیر صاحب نے اختتامی کلمات پیش کئے۔ حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کرائی۔

اس کے بعد مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ طعام کے دوران بھی حاضرین سے گفت و شنید کا سلسلہ جاری رہا۔

مہمانوں نے موضوع میں گہری دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ ایک صاحب نے کہا کہ ایسی تقاریب بار بار ہونی چاہئیں۔ ایک مہمان نے تقریر کی ریکارڈنگ حاصل کرنے کی فرمائش کی کہ وہ گھر جا کر دوبارہ سننا چاہتے ہیں۔ مہمانوں میں دو مسیحی راہبائیں (Nuns) بھی شامل تھیں۔ انہوں نے بھی لٹریچر میں دلچسپی ظاہر کی اور انتظامات کی تعریف کی۔ ہال میں نمائش اور بک سٹال بھی لگایا گیا تھا۔ حاضرین دیر تک پوسٹر پڑھتے رہے اور انہوں نے قرآن پاک کے انگریزی ترجمہ کے نسخے بھی حاصل کئے۔ کانفرنس میں مہمانوں کی تعداد 28 رہی۔ ان میں دو کونسلر، ایک ڈپٹی میئر اور مقامی پاکستانی غیر احمدی کمیونٹی کے رہنما بھی شامل تھے۔

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ جماعت احمدیہ واٹفورڈ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعوت الیٰ اللہ کی مساعی کو ثمر آور کرے اور شاملین کانفرنس کو برکات سے نوازے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود سے کئے گئے وعدوں کا نتیجہ ہے کہ آپ کی جماعت نے ترقی کرنی ہے، بڑھنا ہے

پس ہر احمدی جو چاہے کئی نسلوں سے احمدی ہے یا نیا شامل ہونے والا ہے حضرت مسیح موعود کی سچائی کا ایک نشان ہے

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھ کر دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ نئے شامل ہونے والوں کے ایمان اور ایقان کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والوں کے قبول احمدیت اور اس کے نتیجہ میں ان کے اندر پیدا ہونے والی پاک تبدیلیوں کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

یہ چند واقعات اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تسبیح، تحمید اور استغفار کی طرف بھی زیادہ سے زیادہ توجہ پھیرنے والے ہونے چاہئیں

آپ جو انصار اللہ کہلاتے ہیں حقیقی رنگ میں اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے انصار اللہ بنیں اور بننے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اُس کی حمد کرتے ہوئے مزید شکر گزار بنیں۔ استغفار کرتے ہوئے اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں اور ہر قسم کے شرور سے بچنے کی دعا کریں

مجلس انصار اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر 7؍اکتوبر 2012ء کو طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس وقت میرے سامنے آپ جو انصار بیٹھے ہیں، آپ میں سے بہت سوں کے باپ دادا نے احمدیت قبول کی ہو گی اور کئی نسلوں سے آپ میں احمدیت چلی آ رہی ہے۔ بہت سے ایسے بھی ہوں گے جن کو تیس چالیس سال پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اُن کی نسلیں بھی پیدائشی احمدی ہیں۔ اسی طرح مسلسل یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ احمدیت میں شامل ہوتے ہیں۔ اور اب تو لاکھوں کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود سے کئے گئے وعدوں کا نتیجہ ہے کہ آپ کی جماعت نے ترقی کرنی ہے، بڑھنا ہے۔ پس ہر احمدی جو چاہے کئی نسلوں سے احمدی ہے یا نیا شامل ہونے والا ہے حضرت مسیح موعود کی سچائی کا ایک نشان ہے۔ لیکن اب جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ واقعات کثرت سے ہوتے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں جماعت میں لوگ شامل ہوتے ہیں اور پھر شامل ہونے والے اپنے واقعات بھی بیان کرتے ہیں کہ کس طرح اُن کو شامل ہونے کی تحریک پیدا ہوئی، کیا وجہ ہوئی اُن کے احمدیت قبول کرنے کی۔ اس کے بعد اُن میں کیا تبدیلیاں پیدا ہوئیں اور جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں جلسہ کی دوسرے دن کی تقریر میں جماعت کی ترقی کا یہ ذکر ہوتا ہے اور اُن میں مختلف لوگوں کے واقعات بھی میں بیان کرتا ہوں۔ اب ان کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی ہے، اس کثرت سے مختلف لوگوں کے یہ واقعات آتے ہیں کہ ایک تقریر میں ان کا احاطہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ جب مَیں یہ واقعات پڑھتا ہوں تو بعض اوقات دل کی عجیب کیفیت ہو جاتی ہے کہ کیسے کیسے لوگ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل فرما رہا ہے اور اُن میں کس طرح تبدیلیاں پیدا فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھ کر دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ نئے شامل ہونے والوں کے ایمان اور ایقان کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کتنی جلدی ان لوگوں نے کتنی ترقی کی ہے اور بڑی تیزی سے مزید ترقی کی منازل طے کرتے چلے جا رہے ہیں۔

بہرحال مَیں نے سوچا کہ آج اُس کیفیت میں آپ لوگوں کو بھی شامل کرنا چاہئے جو ان کے واقعات دیکھ کر ہوتی ہے۔ جس کے لئے یہی طریق ہو سکتا ہے، جیسا کہ میں نے کہا کہ آپ کو آج شامل کروں اور مختلف اوقات میں، مختلف مجالس میں ان کا ذکر کیا جاتا رہے جو ہر ایک کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنتے ہیں۔

انڈیا سے سروترا جماعت جو گجرات میں ہے، اُس کے صدر اصغر بھائی صاحب لکھتے ہیں کہ جب سے وہ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے ہیں، مخالفین ہر طرح سے اُن کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔ جہاں اُن کی بیٹی کی شادی ہوئی تھی اُن لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ یہ احمدی ہو گئے ہیں تو ان پر زور ڈالا کہ احمدیت چھوڑ دو۔ بیٹی کے سسرال والوں نے شہر کے بڑے بڑے علماء کو اکٹھا کیا۔ (انڈیا میں بھی بہت زیادہ مخالفت شروع ہو چکی ہے) اور رات میٹنگ بٹھا کر کہا کہ یا تو احمدیت چھوڑ دو یا لڑکی کو اپنے ساتھ واپس لے جاؤ۔ موصوف نے مخالفین کا مقابلہ کیا اور بڑی دلیری سے کہا کہ بیشک میری بیٹی واپس بھیج دو لیکن میں احمدیت نہیں چھوڑ سکتا۔ وہیں رات کو بیٹھ کر طلاق لکھی گئی اور لڑکی کو طلاق دے کر صبح اپنے ماں باپ کے ساتھ بھیج دیا گیا۔ یعنی ایک رات بھی یہ شادی نہیں چلی۔ یہ اپنی بیٹی کو لے آئے لیکن اپنے ایمان پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دی اور ثابت قدم رہے۔

یہ اُن لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو بعض پرانے احمدی ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر، رشتوں پر کوشش ہوتی ہے کہ ہماری بات مان لی جائے اور لڑکیوں کے معاملے میں خاص طور پر حضرت مسیح موعود نے بڑا واضح طور پر فرمایا ہے کہ اپنی لڑکیاں غیر احمدی کو نہیں دینیں۔

پھر اعجاز احمد صاحب (مربی) سلسلہ بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ شہر دُوْگُو کے ایک نو مبائع پارے ادریس صاحب ہیں جو کہ مستری کا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے دو شادیاں کی ہوئی ہیں۔ انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی ہمارے لوکل مشنری زَوْرِے اسماعیل سے کر دی۔ احمدیت میں داخل ہونے سے پہلے وہ وہابی تھے۔ انہوں نے اپنی مسجد میں جا کر اعلان کیا کہ انہوں نے اپنی بیٹی کا رشتہ جماعت احمدیہ کے مشنری سے کر دیا ہے اور ان کی بیٹی کا نکاح بھی احمدیہ (بیت الذکر) میں ہی ہو گا۔ اس لئے وہ سب کو دعوت دینے کے لئے آئے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا کہ وہ امام مہدی جس کا انتظار ہے آ چکے ہیں اور ....۔ جب مولویوں نے اُن کی یہ بات سنی تو انہوں نے کہا کہ تُو نے اپنی بیٹی کا رشتہ کافر سے کر دیا ہے۔ اس لئے توبہ کرو اور اپنی بیٹی کا رشتہ وہاں نہ کرو۔ ایک زمانہ تھا جب مسلمانوں کو وہاں افریقہ میں کوئی پوچھا نہیں کرتا تھا، لیکن اب کئی سالوں سے، کچھ عرصے سے مختلف عرب ممالک، مسلم ممالک اپنے لوگوں کو بھیجتے ہیں جن کا صرف اس بات پر زور ہوتا ہے کہ احمدی کافر ہیں، جماعت میں شامل نہ ہوں اور اکثر جگہ کافی مہم چل رہی ہے۔ لیکن بہرحال اس سے لوگوں کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ تو کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا اس لئے توبہ کرو اور اپنی بیٹی کا رشتہ وہاں نہ کرو۔ اس پر ادریس صاحب وہاں سے چلے آئے اور کچھ عرصے بعد جب اُن کی بیٹی کی شادی ہو گئی تو اُن کی دوسری بیوی کے والدین نے اپنی بیٹی کو گھر بلا لیا۔ بیٹی کو انہوں نے کچھ نہیں بتایا کہ کس سلسلہ میں انہوں نے اس کو گھر بلایا ہے۔ کیونکہ لڑکی کے والدین اور مولوی صاحبان آپس میں بات کر چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ادریس صاحب کو بلایا اور کہا کہ ہماری تین شرائط ہیں۔ تم سب کے سامنے یہ اقرار کرو کہ نعوذ باللہ امام مہدی جھوٹے ہیں۔ نمبر دو اعلان کرو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور وہ دوبارہ آئیں گے۔ نمبر تین یہ کہ تم نے اپنی بیٹی جو احمدیہ مشنری کو دی ہے، اُس کو واپس بلاؤ۔ یہ تین شرطیں پوری کرو گے تو تمہیں تمہاری بیوی واپس دے دیں گے۔ اس پر ادریس صاحب نے سبحان اللہ کہا اور واضح طور پر بتا دیا کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے اور کہا کہ وہ حق کو تسلیم کر چکے ہیں اور اس کے لئے جتنی بھی قربانیاں دینی پڑیں وہ

تیار ہیں۔اس کے بعد ادریس صاحب نے بیوی کے والدین سے بات کرنا چاہی مگر انہوں نے انکار کردیا اور کہا کہ جو ہمارے مولویوں کا فیصلہ ہے وہی ہمارا فیصلہ ہے۔اس پر وہ اپنی بیوی کو چھوڑ کر گھر چلے آئے لیکن احمدیت پر قائم رہے۔

مفیض الرحمٰن صاحب (مربی) سلسلہ بوسنیا لکھتے ہیں کہ ایک دوست ساجو مفتی صاحب (Samajo Muftich) کو جب جماعت کا پیغام پہنچا تو موصوف جماعتی سینٹر میں آئے اور جماعتی تعلیم کے بارے میں استفسار کرتے رہے۔ دورانِ گفتگو اُن کی نظر (وہاں میری تصویر لگی ہوئی تھی) اُس پر پڑتی تھی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ جب اُن کو تعارف کروایا گیا تو کہنے لگے کہ ان سے ملاقات ہوسکتی ہے؟ اُن دنوں میں چونکہ جلسہ جرمنی کی آمد تھی۔ موصوف جلسہ جرمنی میں تشریف لائے، وہاں جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ کے سب مقررین کی بھی اور میری بھی تقریریں سنیں۔ وہاں مجھے ملے بھی، دیکھتے رہے اور بڑے جذباتی ہوتے رہے اور یہ بھی کہتے رہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ مَیں کیوں رو رہا ہوں اور اس جلسہ پر بیعت کرکے پھر جماعت میں داخل ہوگئے۔ چودہ سال سے نماز اور (-) شعار سے بالکل دُور تھے حالانکہ پہلے (-) تھے۔ لیکن الحمدللہ اب احمدیت میں داخل ہونے کے بعد ان تمام شعار کے پابند ہیں اور پابندی کرتے ہیں۔حقیقت میں یہ انقلاب ہے جو احمدیت لاتی ہے اور ہر احمدی کو یہ اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے اور تبھی ہم، جو انصار اللہ کی عمر کے ہیں، انصار اللہ بھی کہلا سکتے ہیں کہ اگر اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں اور اخلاص و وفا کے اعلیٰ نمونے دکھانے والے ہوں۔

پھر اسی طرح لکھتے ہیں کہ ایک اور دوست حسن صاحب کو احمدیت کا پیغام ملا تو دو تین مرتبہ احمدیت کے بارے میں گفتگو کے بعد موصوف نے بیعت کرلی۔ اُن کا کہنا ہے کہ اس وقت (-) معاشرے میں ایک مثبت تبدیلی کی ضرورت ہے جو صرف احمدیت میں نظر آتی ہے۔موصوف چونکہ کتب کی فروخت کا کاروبار کرتے ہیں اس لئے انہوں نے اپنے بک سٹال پر جماعتی کتب بھی رکھی ہوئی ہیں اور خود بھی (-) سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

صدر صاحب نیوزی لینڈ لکھتے ہیں کہ نومبر 2011ء میں جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کو یہاں کے مقامی ماؤری (Maori) باشندوں میں سے پہلی بیعت حاصل ہوئی۔اس دوست میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے (-) احمدیت قبول کرنے کے بعد ایک بڑی نمایاں تبدیلی آئی ہے۔یہ دوست بیعت سے قبل بدقسمتی سے اپنے مخصوص ماحول کی وجہ سے پُرتشدد طبیعت کے مالک تھے۔ چنانچہ اسی وجہ سے گھریلو تشدد کے باعث اُن کا معاملہ پولیس کے پاس چلا گیا اور ان کے ماضی کی وجہ سے قوی امکان یہی تھا کہ اُنہیں جیل ہو جائے گی۔اُن کی اہلیہ جو کہ جماعت میں کافی دلچسپی لیتی ہیں، اُنہوں نے کہا کہ اگر احمدیت سچی ہے تو پھر تمہیں سزا سے بچ جانا چاہئے۔اس ضمن میں انہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے لکھا۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اُنہیں جیل سے محفوظ رکھا۔ ان کی اہلیہ نے ابھی تک بیعت نہیں کی تاہم ان کے جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے ان کے قبیلے کے باقی لوگوں کے احمدیت قبول کرنے کا امکان ہے۔ایک تو یہ بہت بڑا بریک تھرو (Break Through) ہوا ہے، لیکن انشاء اللہ وہاں کے یہ مقامی باشندے جو ماؤری کہلاتے ہیں جب کثیر تعداد میں احمدی ہوں گے تو اُس علاقے میں انشاء اللہ ایک بہت بڑا بریک تھرو ہوگا۔اس قبیلے کے بعض ایلڈرز نے جماعتی وفد کے دورے کے موقع پر ہمارے ساتھ نماز بھی پڑھی۔ کیونکہ اُن کے ایک بزرگ نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ پیس پرافٹ (Peace Prophet) کے لوگ اُن کے ماؤری کا وزٹ کرنے آئیں گے۔تو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اُن کو تیاری کروائی ہوئی ہے۔

عرفان احمد صاحب (مربی) ٹوگو لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں (-) پروگرام کے دوران ہمیں ایک بزرگ ملے جنہوں نے 1958ء میں غانا میں احمدیت قبول کی تھی۔ اس کے بعد اُن کا رابطہ بالکل ختم ہوگیا تھا لیکن دل سے احمدی تھے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو انہوں نے اپنے تمام حالات بتائے۔ پروگرام کے بعد اس علاقے کے مولویوں نے اکٹھے ہوکر اُن کو بلایا اور دھمکی دی کہ وہ ہرگز یہاں احمدیت نہیں آنے دیں گے۔انہوں نے کہا کہ مَیں ہمیشہ سے احمدی ہوں اور یہاں کا رہنے والا ہوں۔ آج کے بعد یہاں احمدیت کی ترقی کے لئے کام کروں گا۔ اُس کے بعد سے بڑے ایکٹو (Active) ہوگئے۔

ٹوگو ریجن ہاہو (Haho) کے ایک گاؤں کپیوے (Kpeve) میں (-) کی گئی۔ یہ گاؤں مشرکوں کا ہے۔(-) کے نتیجے میں 64 افراد نے احمدیت قبول کی۔ حسبِ معمول مخالفین نے وہاں جاکر ان کو جماعت سے بدظن کرنے کے لئے غلط باتیں کرنی شروع کردیں اور اُن سے کہا کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ان کو قبول کرکے تم دوزخ میں چلے جاؤ گے۔سامان کی گاڑیاں بھر کر گاؤں میں آئے اور لالچ دی کہ جماعت کو چھوڑ دو تو یہ سب سامان دے دیں گے۔ایک خوبصورت (-) بنا کر دیں گے۔ گاؤں والوں نے باوجود غریب ہونے کے سب کچھ ٹھکرا دیا اور کہا کہ ہم زمین پر نماز پڑھ لیں گے۔ہمیں ایمان کی جو روشنی احمدیت نے دی ہے اُس کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔اس کے بعد مخالفین نے امام کو لالچ دیا کہ اگر تم ہماری طرف آجاؤ تو ہم تم کو 35 ہزار فرانک ماہانہ دیں گے۔ اُس نے جواب دیا کہ مجھے میرے کھیت سے جو ملتا ہے وہی کافی ہے۔ مجھے آپ کے پیسوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آخر مخالفین تمام تر کوششوں کے بعد ناکام لوٹ گئے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پوری جماعت قائم ہے اور نظام کے ساتھ قائم ہے۔لوگ پوری طرح اُس میں شامل ہیں۔

بینن کے (مربی) عارف محمود صاحب لکھتے ہیں کہ توکپوئے (Tokpoe) میں جماعت کا قیام آج سے چار سال قبل ہوا۔ یہاں جماعت کی ایک (-) بھی ہے جو کہ چند سال قبل تعمیر کی گئی تھی۔ اس سال رمضان المبارک میں اس گاؤں کے احمدی اور نومبائع افراد کی تعلیم و تربیت اور دیگر جماعتی پروگرام کے لئے امیر صاحب کی اجازت سے مدرسہ احمدیہ پوبے سے پاس ہونے والے طلباء میں سے ایک طالبعلم آگْبوْزوْ سلیمان (Agbozo Souleman) کو بھجوایا جو یکم رمضان سے لے کر عید تک یہاں رہا۔اس طالبعلم نے مجھے بتایا کہ مورخہ 30 رمضان کو شام پانچ بجے ایک گاڑی ہماری (-) کے پاس آکر رکی اور اُس میں سے ایک عربی شخص اترا اور اُس نے اس طالبعلم سے پوچھا کہ اس (-) کا امام کون ہے؟ سلیمان نے جواب دیا کہ مَیں ہی (-) کا امام ہوں۔ اس طرح باتیں کرتے کرتے وہ سلیمان کے ساتھ (-) میں داخل ہوا اور اندر سے (-) کو دیکھا اور سلیمان سے کہا کہ وہ سعودی عرب سے ہے اور مکّہ مکرمہ کے قریب ہی اُس کا شہر ہے۔ وہ یہاں کام کے سلسلے میں آیا ہوا ہے اور اس نے چودہ ہزار فرانک سیفا نکال کر سلیمان کو دیئے اور کہا کہ کل عید ہے۔مَیں چاہتا ہوں کہ آپ ان پیسوں سے کچھ خرید کر غریبوں میں تقسیم کردیں۔ اس پر سلیمان نے اُس سے کہا کہ جماعتی سطح پر ہم نے انتظام کیا ہوا ہے اور ہم احمدیہ جماعت سے ہیں۔ ہم ہر بات اور کام کی تفصیل اپنے ریجن کے مشن ہاؤس کو دیتے ہیں اور وہ امیر کے ذریعے سے خلیفۃ المسیح کو رپورٹ بھجواتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ وہ جو عرب تھا اس آدمی نے شاید غور سے اُن کی بات نہیں سنی اور اپنی بات کرتا گیا کہ کس طرح (-) کی خدمت کی جاسکتی ہے اور وہ کر بھی رہا ہے۔ (خود بتاتا رہا کہ میں کس طرح (-) کی خدمت کرتا ہوں) کہتے ہیں اسی اثناء میں جو اُس کا ڈرائیور تھا اُس نے پوچھا کہ امیر کون ہے اور یہ خلیفہ کیا ہے؟ اُس کی بات سن کر وہ آدمی بھی تھوڑا سا چونکا اور پوچھا کہ (-) کن کی ہے؟ سلیمان نے بتایا کہ احمدی (-) کی ہے۔ اُس نے پھر استفسار سے پوچھا کہ (-) کن کی ہے؟ سلیمان نے کہا کہ بتایا تو ہے کہ یہ (-) احمدی (-) کی ہے۔ جس پر وہ آدمی غصہ سے بولا کہ احمدی (-) کی نہیں، احمدی کافروں کی کہو، کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں۔ پاکستان میں ان کو گورنمنٹ نے کافر قرار دیا ہوا ہے۔ (یعنی یہ فتوے اب سعودی عرب میں بھی پاکستان سے آتے ہیں)۔ سعودی عرب میں ہم نے بھی ان کے حج پر پابندی لگا رکھی ہے۔ یہ دہشت گرد ہیں اور اسلام سے باہر ہیں۔ اس پر سلیمان نے کہا کہ مسلمان یا کافر ہونے کا تو خدا ہی جانتا ہے کہ یہ کون ہے۔ اتنی دیر میں اس گاؤں کے کچھ اور افراد بھی آگئے۔ اُن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سلیمان نے مزید کہا کہ یہ سب لوگ بت پرست تھے۔ ان کو جماعت احمدیہ نے (-) کی اور ان کو قرآن کی تعلیم دی جارہی ہے۔ اُنہیں نماز پڑھنے کا طریق سکھایا گیا ہے۔ یہ سب احمدی جماعت نے کیا ہے؟ کیا کوئی کافر ایسا کرسکتا ہے؟ اور یہ لو اپنے چودہ ہزار فرانک سیفا اور جس (-) کی تم خدمت کرنا چاہتے ہو، وہ اس گاؤں میں نہیں ہے۔ اس پر وہ آدمی بولا کہ اگر تم (-) پر ''محمدیہ (-)'' لکھ دو تو مَیں آپ کو اور بھی پیسے دینے کو تیار ہوں۔ سلیمان نے کہا کہ جو خزانہ تعلیمات کی صورت میں ہم کو جماعت احمدیہ سے ملا ہے، وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ (اوّل تو یہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں تھا لیکن بہرحال اُس کی جو نیت تھی وہ اَور تھی، اس لئے انہوں نے انکار کردیا)۔ پھر وہ آدمی سلیمان کو دوسرے لوگوں سے ذرا فاصلے پر لے گیا۔ نوجوان سمجھ کے اُس نے سوچا کہ اس کو لالچ دو اور کہا کہ اگر تم احمدیت چھوڑ دو تو مَیں آپ کی ہر طرح کی مدد اور خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بلکہ آپ کا ماہانہ الاؤنس بھی مقرر کردوں گا اور اس کے علاوہ بھی آپ کو وہ کچھ مل جائے گا جس کا تم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا۔ اس پر سلیمان نے کہا کہ مَیں جماعت کے لئے یہاں وقفِ عارضی پر آیا ہوں اور جو تعلیم اور ایمان کی دولت مجھے احمدیت سے ملی ہے، وہ کافی ہے۔ اور اس طرح وہ شرمندہ ہوکے واپس چلا گیا۔

سید کریم صاحب انچارج علاقہ کھمم آندھرا (انڈیا) لکھتے ہیں کہ مخالفین جب اپنی کوششوں میں ناکام رہے تو انہوں نے آخر میں ایک پلان بنایا کہ دیہاتی لوگ غریب ہوتے ہیں ان کو کچھ پیسے دیئے جائیں تو وہ احمدیت چھوڑ کر ہماری طرف مائل ہوسکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس جائیداد میں سے جو گورنمنٹ کی طرف سے وقف بورڈ کے تحت مسلمانوں کے لئے رکھی جاتی ہے کچھ زمین صدر صاحب جماعت احمدیہ کھمم اور ان کے بھائی شیخ کریم صاحب کو دینے کی کوشش کی اور ساتھ ہی ان کو ضلع میں ایک بڑا عہدہ دینے کی بھی پیشکش کی۔ اس زمین کی قیمت پچاس لاکھ روپے تھی۔ (انڈیا کی بات ہے۔) اس پر صدر صاحب نے اُن مخالفین احمدیت کو جواب دیا کہ ایمان کو دولت سے خریدنا چاہتے ہو؟ کتنے آدمیوں کو خریدو گے؟ آپ کی اس پچاس لاکھ کی جائیداد سے مَیں اللہ کے عذاب سے کس طرح بچ سکتا ہوں جو مجھے امامِ وقت کے انکار کی وجہ سے ملے گا۔ اس طرح مخالفین کے ساتھ صدر صاحب کی پانچ گھنٹوں تک

بحث ہوتی رہی اور آخر میں اُن سے کہا کہ آپ لوگ سمجھتے ہوں گے کہ دیہاتی لوگ غریب ہوتے ہیں۔ اس لئے لالچ وغیرہ دے کر اُن سے سب کچھ کروایا جاسکتا ہے۔ آپ غلطی پر ہیں۔ سچائی کے ساتھ مقابلہ مت کرو اور یہاں سے چلے جاؤ اور آئندہ ہمارے پاس کبھی نہ آنا۔ یہ کہہ کر اُن کو وہاں سے بھگا دیا۔

اٹلی میں ایک نومبائع نصر العامری صاحب بیان کرتے ہیں کہ سب سے بڑی چیز جو مجھے احمدیت میں آکر ملی ہے وہ شجاعت ہے، بہادری ہے۔ مَیں سر اُٹھا کر مولویوں کے پاس جاتا ہوں اور اُنہیں کہتا ہوں کہ ان باتوں کا جواب دیں لیکن کوئی میرے سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا۔ کئی مولوی میرے گھر میں بھی آئے اور بعض عرب ممالک سے یہاں دورے پر آئے تو اُنہیں بھی مجھے احمدیت سے تائب کرنے کے لئے میرے گھر لایا جاتا رہا لیکن صرف وفاتِ مسیح کے مسئلہ میں ہی وہ لاجواب ہوگئے۔ موصوف نہایت گداز طبیعت کے مالک ہیں۔ بڑی نرم طبیعت ہے اور بہت مخلص ہیں۔ بات بات پر آبدیدہ ہو جاتے ہیں۔ قبل ازیں تبلیغی جماعت سے منسلک تھے اور احمدیت قبول کرنے کے بعد ان میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اپنے گھر کی دیواروں پر بیعت کی قبولیت کے جو خطوط میری طرف سے گئے ہوئے تھے وہ بھی انہوں نے فریم کر کے لگائے ہوئے ہیں۔

اب بعض باتیں بظاہر بڑی چھوٹی لگتی ہیں لیکن جب ایسے لوگوں کو دیکھو جو بالکل دیہات میں ہیں، جن کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں۔ جن میں نیا نیا ایمان داخل ہوا ہے وہ جب اپنی ہر بات کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر منتج کرتے ہیں تو بہرحال یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ایک انقلاب ہے جو اُن کی طبیعتوں میں پیدا ہوا۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ٹیچی مان غانا کا ہے۔ یہاں ایک جگہ ہے اوفوری کروم (Oforikrom) یہاں ایک مخلص احمدی سعید عیسیٰ رہتے ہیں۔ ایک دن وہ اپنے زرعی فارم پر کام کرنے گئے۔ کام کرنے کے دوران نماز کا وقت ہوگیا تو کام چھوڑ کر نماز پڑھنے چلے گئے۔ نماز سے واپس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ درخت کی ایک بڑی شاخ اُس جگہ پر گری پڑی ہے جہاں وہ نماز سے پہلے کام کر رہے تھے اور اچانک گری تھی۔ اگر نماز پڑھنے نہ جاتے تو وہ درخت کی شاخ اُن کی موت کا بھی باعث بن سکتی تھی۔ اس بات نے اُن کے ایمان میں اضافہ کیا کہ دیکھو نماز کی وجہ سے میری جان بچ گئی۔

اسی طرح بعض نامساعد حالات میں الٰہی حفاظت کے واقعات ہیں۔

بینن کے جگو ریجن کے اجتماع کا انعقاد جپنگو (Japango) جماعت میں کیا گیا جو ایک نومبائع جماعت ہے۔ دورانِ اجتماع جگو شہر سے کچھ مولوی اپنے کارندوں کے ساتھ ڈنڈے اور لاٹھیاں لے کر (-) میں آگئے کہ ہم احمدیوں کو مار بھگائیں گے، اُن کا اجتماع نہیں ہونے دیں گے۔ یہ بالکل نئے احمدی جوشِ ایمان سے لبریز تھے۔ بالکل نئے احمدی تھے لیکن بہرحال اُن میں ایمان تھا۔ کہتے ہیں مخالفین کو دیکھ کر اپنے لوکل مشنری سے کہنے لگے کہ آپ (-) کے اندر چلے جائیں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کس طرح حملہ کرتے ہیں۔ چنانچہ وفد کی صورت میں مخالفین کو سمجھانے لگے۔ پہرہ دینے لگے جب کہ مخالفین اُن کی بات سننے کو تیار نہ تھے۔ آخر لوکل مشنری صاحب ہی آگے بڑھے کہ بتاؤ کہ کس آواز اور پیغام کو تم روکنا چاہتے ہو۔ افریقیوں میں کم از کم یہ عقل اور شعور ہے جو آپ کو آجکل کے پاکستانی ...... میں نظر نہیں آئے گا۔ کہتے ہیں کہ تم ہمیں کس بات سے روک رہے ہو۔ اس وقت کا جو امام ہے وہ پیغام دیتا ہے کہ توحیدِ الٰہی پر قائم ہو جاؤ اور اکٹھے ہو کر (-) کا جھنڈا اور آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور جھنڈا بلند کرو۔ کیا تم اس آواز کو روک دینا چاہتے ہو جو قرآنِ کریم کی تصدیق کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شاہد ہے اور عین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آیا ہے۔ معلم صاحب کی گفتگو کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا اثر ہوا اور ایک ایک کر کے اُن میں سے لوگ جانے شروع ہوگئے اور مولوی صرف اکیلے ہی رہ گئے۔

امیر صاحب ٹوگو بیان کرتے ہیں کہ متیجہ احمد صاحب (Motidja Ahmad) نومبائع ہیں۔ یہ آماتو (Amato) کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے (جماعت احمدیہ آماتو کے) جلسہ نومبائع کے دوران گواہی دی کہ وہ بیس سال سے (-) ہیں اور اب تک اُنہیں نہ تو صحیح نماز پڑھنی آتی ہے اور نہ ہی (-) کے بارے میں کچھ معلوم تھا۔ کیونکہ مولوی کو صرف پیسے سے پیار ہوتا ہے۔ تعلیم دینے اور شادی بیاہ عقیقہ وغیرہ کے موقع پر پیسے کا لالچ ہوتا ہے حتیٰ کہ جنازہ پڑھانے کی بھی فیس ہے۔ اس کے بغیر مولوی جنازہ نہیں پڑھاتے۔ لیکن خدا کے فضل سے دو سال پہلے جب سے احمدی ہوا ہوں احمدی معلم اور (-) نے جس رنگ سے تربیت کی ہے، اُس کی وجہ سے اب مجھے (-) کے بارے میں بہت سی معلومات ملی ہیں اور اب میں ایک داعی الی اللہ کے طور پر کام کرتا ہوں۔ خدا کے فضل سے پنجوقتہ نمازی ہونے کے ساتھ ساتھ تہجد بھی ادا کرتا ہوں اور جو (20) سال مَیں نے احمدیت کے بغیر گزارے اُس پر خدا کے حضور معافی مانگتا ہوں۔

پھر لائبیریا کے (-) ناصر صاحب لکھتے ہیں کہ چھ ماہ قبل ہم نے ایک ایسے گاؤں میں (-) کا پروگرام بنایا جو ایک مشکل جگہ پر واقع ہے اور کوئی گاڑی وہاں پر پہنچ نہیں سکتی۔ تقریباً پانچ چھ کلومیٹر پیدل چلنا پڑا۔ راستے میں ایک دریا پڑتا ہے جس کو عبور کرنے کے لئے چند لکڑیاں آپس میں باندھ کر مقامی ساخت کا ایک پل بنایا گیا۔ نئے آدمی کے لئے اس پر سے گزرنا بھی کافی مشکل کام ہے۔ دریا عبور کر کے جب ہم اس گاؤں میں پہنچے تو سب سے پہلے امام سے ملے اور اس کو درخواست کی کہ ہم آپ لوگوں سے ملنا چاہتے ہیں اور احمدیت کا پیغام سنانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اُس نے سارے لوگوں کو جمع کیا۔ خاکسار نے ایک لمبی تقریر کے بعد اُن کو احمدیت میں شمولیت کی دعوت دی۔ انہوں نے سوال کیا کہ ہم پہلے بھی (-) کہلاتے ہیں اور احمدی بھی (-) ہیں تو شمولیت سے کیا فرق پڑے گا۔ کہتے ہیں مَیں نے اُن کو اُن کی سمجھ کے مطابق بتایا۔ وہ اتنے پڑھے لکھے لوگ تو نہیں تھے لیکن وہاں افریقہ میں فٹ بال کا بڑا شوق ہے۔ تو انہوں نے ان کو اسی کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ اگر آپ فٹ بال کے کھلاڑی ہیں اور آپ کو کوئی اچھا فٹ بال کلب شمولیت کی دعوت دے تو آپ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ مَیں تو پہلے ہی فٹ بال کا کھلاڑی ہوں۔ مَیں کیوں آپ کے کلب میں شامل ہوں۔ آپ اکیلے کھلاڑی کچھ نہیں کر سکتے، کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے جب تک کسی اچھی ٹیم میں شمولیت اختیار نہ کریں۔ اس وقت احمدیت (-) میدان میں بہترین ٹیم ہے اور زمانے کا امام اس کو لے کر چل رہا ہے۔ اس مثال سے وہ بہت محظوظ ہوئے اور سب نے امام سمیت جماعت میں شمولیت کا اعلان کیا۔ کہتے ہیں خاکسار نے اس وجہ سے کہ نئے احمدی ہیں اگر چندہ کا کہا تو ان میں کہیں دُوری نہ پیدا ہو جائے یا یہ نہ کہیں کہ صرف پیسے کے لئے آیا ہے تو مَیں نے چندہ کا وہاں ذکر نہیں کیا۔ کہتے ہیں کہ کچھ دنوں کے بعد وہ امام صاحب سارے گاؤں کا چندہ لے کر خود مربی صاحب کے پاس شہر میں آگئے کہ جب وہ احمدی نہ تھے اُس وقت بھی شہر کی دوسری مسجد میں جا کر چندہ دیتے تھے۔ اور اب جبکہ ہم نے احمدیت قبول کر لی ہے تو چندہ ہم یہاں ادا کیا کریں گے۔ تب سے وہ ہر ماہ بغیر توجہ دلائے باقاعدہ چندہ لاتے ہیں اور واپس جا کر ان کو رسیدیں بانٹتے ہیں۔ اب یہ اگست کا چندہ لے کر آئے ہیں اور انہوں نے کہا کہ آپ موسم برسات میں بالکل وہاں آنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ راستے میں بہت پانی ہے اور مَیں چندہ دینے کے لئے اپنے کپڑے اتار کر پانی سے گزر کر آیا ہوں۔ تو یہ لوگ اتنی محنت اور تردّد کرتے ہیں۔

پھر محمود احمد صاحب (-) سلسلہ نائیجر یا لکھتے ہیں کہ ہم ایک نئی جماعت گوئی (Goye) میں ایم ٹی اے کے لئے ڈش لگانے گئے۔ جب ہم ڈش لگا چکے تو اُس وقت ایم ٹی اے پر جلسہ سالانہ کینیڈا کی کارروائی جاری تھی اور مجھے لکھتے ہیں کہ آپ وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس گاؤں میں ٹی وی کے اوپر یہ پہلا پروگرام تھا جو آ رہا تھا، جس میں میری موجودگی میں وہاں کینیڈا کا جلسہ ہو رہا ہے۔ نومبائعین نے ایم ٹی اے پر اُسے دیکھا۔ جب سارے گاؤں کے نومبائع ایم ٹی اے دیکھنے کے لئے جمع ہوگئے تو اس گاؤں کے چیف الحاجی موسیٰ ابوبکر نے میری طرف اشارہ کیا کہ یہ شخص، یہ چہرہ جھوٹا نہیں ہو سکتا اور اللہ کے فضل سے اُس نے کہا کہ ہمیں خوشی ہو رہی ہے کہ ہم نے سچے امام کو مانا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود کی برکتیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ اظہار کرواتا ہے۔

اکبر احمد صاحب امیر جماعت نائیجر لکھتے ہیں کہ نائیجر کے برنی کونی شہر سے گیارہ کلومیٹر کے فاصلے پر راڈاڈاؤ َا (Radadaoua) ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ اس گاؤں کے باسیوں نے علاقے میں سب سے پہلے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ وہابی مولوی اس گاؤں پہنچے اور احباب جماعت سے کہا کہ احمدی تو (-) ہی نہیں ہیں۔ ان کا تو قرآن بھی اور ہے۔ یہ مولوی ایک گروپ کی شکل میں وہاں پہنچے۔ بڑے بڑے جُبّے پہنے ہوئے تھے۔ عربی بول کر اور قرآنی آیات پڑھ پڑھ کر سادہ لوح احباب کو بہکانے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ سادہ لوح احباب جن کو بیعت کئے سات آٹھ سال ہوگئے ہیں۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدہ شامل ہوتے ہیں۔ چندہ دیتے ہیں۔ اُن کے بچے وغیرہ نماز سیکھ چکے ہیں۔ وہ ان مولویوں کی باتیں سن کر پریشان ہوئے کہ وہ کیا کریں۔ بہرحال دل میں خیال پیدا ہوا کہ پھر سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ کہتے ہیں اسی گاؤں کے رہنے والے ایک دوست عثمان صاحب نے بتایا کہ یہ سب سن کر اُن کو بہت دکھ ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے رات دعا کی کہ اے اللہ! تو خود میری رہنمائی فرما۔ اگر جماعت احمدیہ جھوٹی ہے تو خود مجھے اس سے بچا اور اگر جماعت سچی ہے تو کل مجھے پیسے ملیں۔ (یہ عجیب شرط لگائی انہوں نے)۔ تو کہتے ہیں کہ عثمان صاحب کہتے ہیں کہ اگلے دن صبح میں اپنے دو دوستوں کے ساتھ گھر سے کام کے لئے نکلا۔ سڑک پر جا رہا تھا کہ سڑک کے کنارے ایک کالا پلاسٹک کا لفافہ پڑا ہوا ملا جسے اُٹھا کر مَیں نے دیکھا تو وہ پیسوں سے بھرا ہوا تھا۔ اُس میں دس دس ہزار فرانک کے کئی نوٹ تھے۔ کہتے ہیں کہ میرے ہاتھ میں حسبِ معمول ریڈیو بھی تھا۔ (ریڈیو وہاں کے لوگوں کا رواج ہے۔ ہاتھ میں رکھتے ہیں) خاص طور پر گاؤں کے لوگ خبریں یا مختلف پروگرام بڑی دلچسپی سے سنتے ہیں۔ کہتے ہیں عین اُس وقت ریڈیو پر اعلان ہو رہا تھا کہ کسی کا پیسوں سے بھرا لفافہ کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی کو ملے (یہ نشانیاں بتائیں) تو وہ ریڈیو سٹیشن آکر دے دے۔ عثمان صاحب کہتے ہیں کہ میرے دوست میرے پیچھے پڑ گئے کہ اس کو کھولو اور پیسے تقسیم کرتے ہیں۔ تو مَیں نے اُن سے کہا کہ نہیں، ہرگز نہیں۔ یہ میرے ربّ العزت کا جواب ہے کہ جماعت احمدیہ سچی ہے۔ کیونکہ رات

مَیں نے دعا کی تھی اور خدا نے میری دعا قبول کر کے میرے ایمان کو احمدیت پر مضبوط کیا۔ یہ رقم امانت ہے اسے مَیں واپس لوٹاؤں گا۔ (پیسے تو ملے لیکن یہ دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دیئے کہ اب ایمان داری کا بھی آگے امتحان شروع ہوتا ہے)۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنا سائیکل پکڑا اور کونی شہر آکر یہ رقم ریڈیو کے ڈائریکٹر کو لوٹا دی۔ ڈائریکٹر نے عثمان صاحب سے کہا کہ آپ تھوڑی دیر کے لئے رُکیں۔ وہ بندہ جس کے پیسے ہیں وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ لوگ آئے جن کی رقم تھی۔ انہوں نے رقم گنی جو ایک ملین فرانک سے زائد تھی۔ اور وہ پوری تھی۔ اس کے بعد انہوں نے کچھ رقم عثمان صاحب کو بطور انعام کے دینا چاہی جسے عثمان صاحب نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میرا انعام اللہ تعالیٰ نے مجھے دے دیا ہے۔ مجھے ان پیسوں کی ضرورت نہیں اور خدا کے فضل سے اس واقعہ کے بعد اس گاؤں کے جو احباب جماعت ہیں، ان کے ایمانوں میں مزید اضافہ ہوا ہے۔

محمد احمد راشد صاحب (-) جرمنی لکھتے ہیں کہ ایک جرمن سائمن گلہر (Simon Geelhaar) نامی نوجوان نے بیعت کی۔ یہ اس سے قبل بھی (-) تھے۔ ان کی جب خاکسار سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگے کہ مَیں نے جب (-) قبول کیا تو میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ سارے (-) ہیں لیکن بعد میں مجھے علم ہوا کہ یہاں تو بہت سارے فرقے ہیں۔ اب مجھے کیسے پتہ چلے کہ کون حق پر ہے؟ کہتے ہیں کہ اس پر مَیں نے عرض کیا کہ اگر آپ صدقِ دل سے دعا کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کی رہنمائی کرے گا۔ انہوں نے دو تین دن ہی دعا کی تھی کہ ان کو دو مرتبہ حضرت مسیح موعود کی زیارت نصیب ہوئی۔ وہ کہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود کا نام اُن کو نہیں آتا تھا۔ اس زیارت کے دوران یہ نام بآسانی زبان پر آنا شروع ہو گیا۔ نیز اس زیارت کے نتیجے میں اُن کے دل میں ایک نور پیدا ہوا اور اُن کو ایک طمانیت ملی کہ احمدیت ہی سچا (-) ہے۔ یہ دوست گزشتہ عید کے روز خاکسار کے پاس آئے اور نماز عید ادا کی۔ اپنی خواب میں دو مرتبہ حضرت مسیح موعود کو دیکھ کر بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور اللہ کے فضل سے بیعت کی۔

فضل مجوکہ صاحب پرتگال سے لکھتے ہیں کہ پرتگال میں مقیم مراکش کے ایک دوست اُزنین رضوان صاحب نے خاکسار سے رابطہ کیا اور کہا کہ وہ مشن میں آنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اُنہیں مشن کا ایڈریس دیا گیا اور وہ مشن تشریف لائے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ایک سال سے ایم ٹی اے العربیہ دیکھ رہے ہیں اور وہ سو فیصد مطمئن ہیں اور بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اُنہیں بیعت فارم دیا گیا جس کو انہوں نے پڑھا اور پُر کر دیا۔ اُزنین رضوان صاحب نے احمدیت کی طرف راغب ہونے کے متعلق دو خواب بتائے۔ کہتے ہیں، انہوں نے بتایا کہ ایک سال قبل جب ایم ٹی اے العربیہ پر اَلْحِوَارُ الْمُبَاشر کا پروگرام دیکھ رہا تھا اور پروگرام کے آخر میں پڑھے جانے والے اقتباس کے متعلق بتایا گیا کہ یہ حضرت مسیح موعود کا ہے تو تب اُنہیں پتہ چلا کہ امام مہدی آچکے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے جستجو کی اور باقاعدگی سے دلچسپی سے یہ پروگرام دیکھنے لگ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ دشمن (-) کے بہت قریب پہنچ گیا ہے اور (-) بلند آواز سے فرما رہے ہیں کہ اِنْهَضُوْا لِلْجِهَادِ، اِنْهَضُوْا لِلْجِهَادِ ۔ کہ جہاد کے لئے اُٹھ کھڑے ہو، جہاد کے لئے اُٹھ کھڑے ہو۔ کہتے ہیں کہ جب مَیں (-) کی آواز سنتا ہوں تو مَیں خواب میں فوراً اُٹھ کھڑا ہوتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ مَیں ضرور (-) کا دفاع کروں گا۔ اس کے بعد مَیں بیدار ہو گیا اور میرا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اس کی تعبیر ڈالی کہ مَیں حضرت امام مہدی کی بیعت کر کے ہی (-) کا دفاع کر سکتا ہوں۔ دوسرے خواب کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر بادل کے دو بڑے ٹکڑے ہیں۔ اُن میں سے ایک ٹکڑا سفید رنگ کا ہے اور دوسرا سیاہ رنگ کا۔ سیاہ رنگ کے بادل کے بڑے ٹکڑے کے پیچھے سیاہ رنگ کا ایک چھوٹا ٹکڑا بھی ہے، سفید بادل کا ٹکڑا اور سیاہ بادل کا بڑا ٹکڑا ایک دوسرے کے مدّمقابل ہیں۔ پھر سفید رنگ کا بادل، سیارہ رنگ کے بادل سے ٹکراتا ہے اور سیاہ رنگ کا بادل ریزہ ریزہ ہو کر غائب ہو جاتا ہے۔ پھر سفید بادل بڑے ٹکڑے کو شکست دینے کے بعد سیاہ بادل کے چھوٹے ٹکڑے کی طرف بڑھتا ہے تو سفید بادل جس میں لوگ سوار ہیں، آواز آتی ہے کہ اس سے نہیں ٹکرانا، یہ رضوان ہے اور یہ ہم میں شامل ہو جائے گا۔ اُزنین رضوان صاحب نے بتایا کہ خواب کے بعد میرے دل میں شدید تڑپ پیدا ہو گئی کہ میں جلد از جلد حضرت امام مہدی کی جماعت میں شامل ہو جاؤں۔

علا حسین صاحب عراق کے رہنے والے ہیں۔ یہ لکھتے ہیں کہ جب سے مَیں نے بیعت کی ہے، مجھے ہر طرح کے امن وسلامتی اور سکون کا احساس ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایمان وایقان میں بھی اضافہ ہوا ہے اور یہ احساس ہوتا ہے کہ نہ صرف خدا تعالیٰ نے میرے گناہ بخش دیئے ہیں بلکہ اپنی محبت اور قرب میں بڑھایا ہے اور اب مَیں خدا تعالیٰ کی معیت میں ہوں اور میرے تمام اعضاء میں خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت محسوس ہوتی ہے اور دین (-) کی صداقت خوب کھل گئی ہے۔ پھر یہ مجھے لکھ رہے ہیں کہ آج سے دو سال قبل مَیں نے رمضان کے آخری عشرے کے دوران خواب میں آسمان اور زمین کے درمیان پگڑی والے ایک شخص کو دیکھا تھا جس کی پگڑی کے اوپر سفید رنگ کے پَر کے مشابہ کوئی چیز ہے۔ اس شخص کا بڑا رعب ہے اور وہ فی البدیہہ طور پر اونچی آواز میں شعر یا نظم پڑھ رہا ہے جو میں سن رہا ہوں اور اپنے آپ میں ایسی گرمجوشی، تسلی اور امن محسوس کرتا ہوں جس کا بیان ناممکن ہے۔ میں اپنے دل سے اس کے اشعار سن رہا ہوں، نہ ظاہری کانوں سے۔ اس شخص کے الفاظ اور عبارتیں کان میں ایسی پڑ رہی تھیں جیسے ٹھنڈا پاکیزہ پانی ہوتا ہے اور جو کلام میں اس بزرگ امام سے سنتا ہوں اس جیسا کلام میں نے پہلے کبھی نہیں سنا ہو گا۔ ایسے لگتا ہے جیسے میں اُسے پیتا جا رہا ہوں۔ درحقیقت میرا دل سن اور دیکھ رہا ہوتا ہے اور سیراب ہوتا ہے حتیٰ کہ میری آنکھیں آنسوؤں سے امڈ آتی ہیں اور وہ الفاظ میرے نفس، روح، عقل اور دل پر گہرا اثر کرتے ہیں اور میرے جسم کے ہر ذرے میں رچ بس جاتے ہیں۔ جب مَیں بیدار ہوتا ہوں تو اُنہیں یاد کر کے لکھنا چاہتا ہوں، جو یہ الفاظ تھے۔

آثَرْتُ الْجَمَالَ عَلَى الْجِمَال
اَنْتَ رُوْحِيْ وَرَاحَتِيْ تَعَالَ حَبِيْبِيْ

یہ اس پیارے شخص کے لمبے قصیدے سے چند جملے مجھے یاد رہے۔ مجھے خیال گزرا کہ شاید وہ بزرگ .... ہیں۔ پھر خیال آیا کہ جو پگڑی اس بزرگ نے پہنی ہوئی تھی وہ غیر معروف تھی اور پگڑی کے اوپر والا طرّہ غیر معروف تھا۔ یعنی اس کی گردن دائیں طرف کو جھکی ہوئی تھی اور اُن کے الفاظ بہت خوبصورت اور اس طرح محبت سے معمور تھے کہ میں کبھی اُن کو بھلا نہیں سکتا۔ بہرحال اس خواب کے قریباً ایک ہفتے کے بعد میں ایک دن ٹی وی پر مختلف چینل تلاش کر رہا تھا کہ اچانک آٹومیٹک سرچ پر لگا کر نئے چینل کی تلاش کی تو اچانک مجھے ٹی وی سے آواز آئی کہ

لَقَدْ اُرْسِلْتُ مِنْ رَّبٍّ كَرِيْمٍ
رَحِيْمٍ عِنْدَ طُوْفَانِ الضَّلَالِ

(یعنی میں رب کریم و رحیم کی طرف سے ضلالت کے اس طوفان کے زمانے میں بھیجا گیا ہوں)۔ اس پر مجھے بڑا جھٹکا لگا اور مَیں جلدی سے ٹی وی کی طرف لپکا اور ایک چینل پر ایک شخص کی تصویر دیکھی جس کے نیچے لکھا تھا اَلْاِمَامِ الْمَهْدِيْ وَالْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد اور مندرجہ بالا الفاظ پڑھے جا رہے تھے۔ یہ دیکھ کر مَیں اپنے جذبات پر کنٹرول کھو بیٹھا اور اونچی آواز سے رونے لگا۔ خدا کی قسم! میں ہفتہ بھر روتا رہا اور جب بھی وہ تصویر ٹی وی پر آتی یا وہ اشعار سنتا تو اپنے گزشتہ گناہوں کی وجہ سے سر پیٹنے لگتا۔ اب دن رات میرا شغل ایم ٹی اے کا دیکھنا ہو گیا جیسے کسی کو فائنل میچ کا انتظار ہوتا ہے اور رونے کے آثار میرے منہ پر واضح ہوتے۔ حتیٰ کہ بعض لوگ مجھ سے پوچھنے لگتے کہ کیا تم رو کر آئے ہو؟ انہوں نے مجھے لکھا کہ کئی دفعہ خواب میں مَیں نے آپ کو بھی دیکھا۔ تو بہرحال حضرت مسیح موعود کی تصویر اُس کو نظر آئی۔

تو یہ چند واقعات جو مَیں نے آپ کے سامنے پیش کئے ہیں۔ یہ جہاں ہمیں حضرت مسیح موعود کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق ہونے پر یقین کامل پیدا کرتے ہیں، وہاں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تسبیح، تحمید اور استغفار کی طرف بھی زیادہ سے زیادہ توجہ پھیرنے والے ہونے چاہئیں۔ یہ سن کر صرف الحمدللہ اور ماشاءاللہ پڑھنا کافی نہیں ہو گا۔ یا صرف عارضی طور پر محظوظ ہونا ہی کافی نہیں ہو گا۔ جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اُس کی تسبیح کرتے ہوئے، اُس کی حمد کرتے ہوئے اور استغفار کرتے ہوئے جذب کرنے والے ہوں اور ایمان میں ترقی کرنے والے ہوں، وہاں ان نئے آنے والوں کے لئے نمونہ قائم کرنے والے بھی بنیں۔ جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہے بیشک بہت سے ایسے ہیں جن کی رہنمائی اللہ تعالیٰ نے فرمائی اور اُن کے ایمانوں کو مضبوطی بخشی لیکن لاکھوں آنے والوں میں سے بہت سے ایسے بھی ہیں جو علمی دلیلوں اور زمانے کے حالات دیکھ کر ایک مصلح کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے احمدی ہوئے ہیں یا احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہمارے نمونے بھی دیکھنے ہیں جو پہلے احمدی ہیں۔

پس آپ جو انصاراللہ کہلاتے ہیں حقیقی رنگ میں اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے انصاراللہ بنیں اور بننے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اُس کی حمد کرتے ہوئے مزید شکر گزار بنیں۔ استغفار کرتے ہوئے اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں اور نئے آنے والوں کے لئے اور اسی طرح اپنے لئے بھی مضبوطی ایمان اور ہر قسم کے شرور سے بچنے کی دعا کریں۔

اور یہاں مَیں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ انصار کی عمر کو پہنچ کر عاقبت کی زیادہ فکر ہونی چاہئے لیکن افسوس ہے کہ بعض ایسے بھی ہیں جو بجائے اس فکر کے معاشرے میں بے سکونی کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ اُن کے گھروں میں بھی بے سکونیاں ہیں اور گھروں سے باہر معاشرے میں بھی جھگڑوں کی وجہ سے بے سکونیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ پس اس طرف بھی ایسے لوگوں کو توجہ دینی چاہئے۔ جب بچے جوان ہو جائیں یا جوانی کی عمر میں قدم رکھ رہے ہوں تو اُن کے لئے ہمیں، انصار کی عمر کو پہنچے ہوئے لوگوں کو تو نمونہ بننا چاہئے۔ اُن کے لئے بھی استغفار کرنی چاہئے تاکہ مسیح موعود کی قبولیت کا انعام جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے گھروں میں آیا ہے اُس کا فیض اگلی نسلوں میں بھی جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 دسمبر 2012ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم مبارک احمد صاحب کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نواسی شافیہ احمد گل واقفۂ نو بنت مکرم غلام احمد گل صاحب آف ٹورانٹو کینیڈا نے خدا تعالیٰ کے فضل سے یکم مارچ 2013ء کو قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور 7 سال کی عمر میں مکمل کر لیا ہے۔ عزیزہ مکرم ارشاد عالم گل صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ کی پوتی اور مکرم عالم دین صاحب مرحوم جنڈ وساہی کی نسل سے ہے۔ بچی نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور اپنی والدہ سے مکمل کیا ہے۔ 24مارچ 2013ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی جس میں بچی کی دادی جان نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کے نور سے منور کرے، نیک اور خادمہ دین بنائے نیز زندگی کے ہر میدان میں قرآن کریم کو اپنا دستور العمل بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم مرزا لطیف احمد صاحب کے دل کا آپریشن سینٹ جارج ہاسپٹل ٹوٹنگ انگلینڈ میں مورخہ 27مارچ 2013ء کو ہوا تھا۔ آپریشن کے بعد ابھی تک بیہوشی کی حالت ہے۔ کمزوری بھی ہے۔ احباب سے آپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ شوکت اسد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسد محمود صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بھائی مکرم رؤف عطاء صاحب کی بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے لاہور میں بازو کا آپریشن متوقع ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد شفا دے اور آپریشن کامیاب کرے۔

اسی طرح میری بیٹی مکرمہ در مکنون صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر نعمان احمد صاحب کراچی بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ سر میں درد ہوتا ہے نیز معدہ کا مسئلہ بھی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ میرا بھائی اور میری بیٹی کو اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت سے نوازے اور ہر قسم کی پریشانی سے بچائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری ریاض احمد ساہی صاحب آف ڈسکہ کلاں جگر کے کینسر میں مبتلا ہیں کافی بیمار ہیں کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے شفا عطا فرمائے۔ آمین

مکرم حافظ مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مبرور احمد کلیم صاحب لندن یو کے کو اچانک سینے میں تکلیف ہوئی، انجیوگرافی متوقع ہے اس وقت سینٹ جارجز ہسپتال لندن میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا کرے ہر قسم کی تکلیف اور پیچیدگی سے بچائے اور صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

تقریب نکاح

مکرم محمد ارشد صاحب (ارشد الیکٹرک سٹور اقصیٰ چوک ربوہ) تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم وقار احمد صاحب آف جرمنی کے نکاح کا اعلان محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مورخہ 5مارچ 2013ء کو ہمراہ مکرمہ نعمانہ سلطان صاحبہ بنت مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب (چوہدری الیکٹرک سٹور کالج روڈ ربوہ) 8 ہزار یورو حق مہر پر احاطہ ایوان محمود ربوہ میں کیا۔ دلہا اور دلہن مکرم ماسٹر رحمت علی ظفر صاحب سابق کارکن دفتر روزنامہ الفضل ربوہ کے بالترتیب نواسہ اور پوتی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے مثمر بثمرات حسنہ اور بابرکت بنائے۔ آمین

نکاح وتقریب شادی

مکرم نواصت احمد خالد صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ مراد آباد سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ ڈاکٹر نتاشہ نور صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم صالح احمد صاحب بینک مینیجر یو بی ایل کھاریاں سے مبلغ ایک لاکھ بیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 3مارچ 2013ء کو مکرم مرزا فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ شہر سرگودھا نے بمقام رائل گارڈن لاہور روڈ سرگودھا میں کیا۔ دلہا مکرم یعقوب امجد صاحب مرحوم مترجم قرآن کریم پنجابی کا پوتا جبکہ دلہن حضرت میاں فضل دین صاحب آف مانگٹ اونچا رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندان کیلئے یہ رشتہ مبارک کرے۔ آمین

نکاح

مکرم سید جماعت علی شاہ صاحب سابق کارکن مال آمد محلہ دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم ریاض احمد شاہ صاحب ولد مکرم سید جماعت علی شاہ صاحب محلہ دارالعلوم غربی حلقہ خلیل کا نکاح محترمہ طاہرہ کنول بنت مکرم محمد افضل صاحب محلہ دارالفضل شرقی ربوہ کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 20مارچ 2013ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھا۔ موصوف محترم سید محمد شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے اور سید محمد حسین شاہ صاحب (ونجواں) سابق کارکن دارالقضاء کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم یہ رشتہ احمدیت اور دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم امجد نوید صاحب 276/R.B گوکھووال ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری رشید احمد صاحب بادشاہ مورخہ 15مارچ 2013ء کو بعمر 73 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ 16مارچ کو گوکھووال 276/R.B میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد میت ربوہ لے جائی گئی جہاں بعد نماز ظہر بیت المبارک میں بھی نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب امیر ضلع فیصل آباد نے دعا کرائی۔ مرحوم کی جماعت اور خلافت سے بے حد وابستگی تھی اور جماعت کے دیرینہ خادم تھے۔ مرحوم 12 سال امیر حلقہ سرشمیر اور 15 سال صدر جماعت گوکھووال رہے اور تا وقت وفات اسی عہدہ پر فائز تھے۔ مرحوم کے لواحقین میں بیوہ کے علاوہ 4 بیٹے شامل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

تقریب تقسیم انعامات

(سہ ماہی اول 13-2012)

(مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو اپنی سہ ماہی اول کی تقریب تقسیم انعامات مورخہ 3مارچ 2013ء کو احاطہ دفتر جلسہ سالانہ میں بعد نماز عصر شام 5 بجے منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ تھے۔ پروگرام کی کل حاضری 200 تھی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ وعدہ اطفال اور نظم کے بعد مکرم طاہر عثمان صاحب سیکرٹری عمومی نے سہ ماہی اول کی کارگزاری رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے رپورٹ میں بتایا کہ 3 ایام تربیت منائے گئے۔ دوران سہ ماہی تربیتی کلاس جاری رہی۔ 21 تا 30 دسمبر عشرہ تربیت منایا گیا۔ 22 وفود عیادت مریضان کی غرض سے فضل عمر ہسپتال لے جائے گئے۔ دوران سہ ماہی 660 افراد کو مفت گرم جرسیاں دی گئیں۔ 17 اجتماعی وقار عمل کروائے گئے اوسطاً 1 ہزار 618 اطفال وقار عمل کرتے رہے۔ روزانہ بعد نماز مغرب تعلیمی کلاس جاری رہی۔ مقررہ کتاب کامیابی کی راہیں، شمائل محمدؐ، اور رسالہ الوصیت، کا مطالعہ بھی کروایا گیا۔

دوران سہ ماہی اجتماعی وانفرادی ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد کروائے گئے۔ ان میں 540 اطفال شامل ہوئے۔ حلقہ جات کی سطح پر تفریحی ٹرپس کے 34 پروگرام کروائے گئے۔ 529 اطفال کا طبی معائنہ کروایا گیا۔ کلو اجمیعاً کے 110 پروگرام ہوئے۔ چندہ وقف جدید میں ٹارگٹ سے بڑھ کر وصولی ہوئی۔ واقفین نو بچوں کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ علمی مقابلہ جات میں 1130 اور ورزشی مقابلہ جات میں 2 ہزار 450 واقفین نو بچگان شامل ہوئے۔ دوران سہ ماہی 9 حلقہ جات نے صنعتی نمائش کا اہتمام کیا۔ سہ ماہی کے دوران حلقہ جات میں کلاسز لگا کر اطفال کو کمپیوٹر استعمال کرنا، سائیکل کو پنکچر لگانا، ٹائپنگ، جلد سازی، کاغذ کے پھول اور گلاس بنانا سکھائے گئے۔

رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے حلقہ جات میں انعامات تقسیم کئے اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ تمام شرکاء کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

15/اپریل2013ء

12:30 am ریئل ٹاک
1:30 am عبدالسلام سائنس فیئر
2:00 am پریس پوائنٹ
3:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اپریل2013ء
4:10 am سوال وجواب
5:10 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:10 am یسرنا القرآن
6:45 am بستان وقف نو
8:00 am عبدالسلام سائنس فیئر
8:35 am خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اپریل2013ء
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس سیرت النبی ﷺ
11:30 am الترتیل
12:00 pm دورہ حضور انور مغربی افریقہ
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm خلافت احمدیہ سال بہ سال
2:00 pm فرنچ پروگرام
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:15 pm تقاریر جلسہ سالانہ قادیان2012ء
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:10 pm ان سائیٹ
5:35 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 22جون2007ء
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:15 pm تقاریر جلسہ سالانہ قادیان2012ء
9:00 pm راہ ہدیٰ
10:35 pm الترتیل
11:00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm دورہ حضور انور مغربی افریقہ

16/اپریل2013ء

12:30 am ریئل ٹاک
1:30 am راہ ہدیٰ
3:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 22جون2007ء
4:00 am تقاریر جلسہ سالانہ قادیان2012ء
4:40 am سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:30 am ان سائیٹ
5:50 am الترتیل
6:20 am دورہ حضور انور مغربی افریقہ
7:30 am خطبہ جمعہ فرمودہ 22جون2007ء
8:30 am تقاریر جلسہ سالانہ قادیان2012ء
9:20 am سیرت حضرت مسیح موعود
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm انصاراللہ یوکے اجتماع2010ء
1:00 pm ان سائیٹ
1:30 pm Toowoomba Flower Carnival
2:00 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm سندھی سروس
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm یسرنا القرآن
6:00 pm ریئل ٹاک
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:05 pm سپینش سروس
9:00 pm پریس پوائنٹ
9:30 pm سیرت النبی ﷺ
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm انصاراللہ یوکے اجتماع2010ء

17/اپریل2013ء

12:30 am عربی سروس
1:30 am ان سائیٹ
2:00 am پریس پوائنٹ
3:00 am Toowoomba Flower Carnival
3:25 am سیرت النبیؐ
4:00 am سوال وجواب
5:05 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am یسرنا القرآن
6:30 am انصاراللہ یوکے اجتماع2010ء
7:30 am Toowoomba Flower Carnival
8:00 am پریس پوائنٹ
9:10 am سیرت النبی ﷺ
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس
11:30 am الترتیل
12:00 pm حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ قادیان2010ء
1:00 pm ریئل ٹاک
2:00 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm سواحیلی سروس
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:20 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 6جولائی2007ء
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:05 pm فقہی مسائل
8:30 pm کڈز ٹائم
9:00 pm فیتھ میٹرز
10:00 pm میدان عمل کی کہانی
11:00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm جلسہ سالانہ قادیان2010ء

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 3/اپریل

طلوع فجر	4:28
طلوع آفتاب	5:53
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	6:31

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

Tayyab Ahmad
Express Center Incharge
0321-4738874
First Flight Express (Regd.)
INTERNATIONAL COURIERS & CARGO SERVICES
DHL VIA DUBAI
Lahore:
Al-Riaz Nursery D-Block Faisal Town
Main Peco Road Lahore.Pakistan
PH:0092 42 35167717, 37038097
Fax:0092 42 35167717
35175887

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
FREE HOME DELIVERY
پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

FR-10

طاہر آٹو ورکشاپ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئین اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
فون: 0334-6360782,0334-6365114

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر 4/3 یادگار روڈ ربوہ
پروپرائٹر: فرید احمد: 0302-7682815

لہنگا، ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا مرکز
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ: ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
FRS RABWAH
فیوچر ریس سکول ربوہ
یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔
بی ایس سی اور ماسٹرز ٹیچرز کی ضرورت ہے
نرسری تا پنجم داخلے جاری ہیں۔
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6213194 موبائل: 0332-7057097